کے جملہ اعتراضات کے شافی جواب دیے ہیں اور بیشتر استشہادات مسیحی مستشرقین ہی سے کیے ہیں جو معترف ہیں کہ ان نکاحوں کے پس منظر میں کسی خواہشِ نفس کا کوئی دخل نہ تھا۔ تعددِ ازواج کی حکمتیں، تقاضے اور مصلحتیں دیگر تھیں۔

پروفیسر آسی ضیائی نے اس مقالے کو مہارت اور عمدگی سے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ مقالہ گو مختصر ہے، مگر مصنف نے دستاویزی شہادتیں اور حوالے فراہم کر کے، اسے جامع اور مستند بنا دیا ہے۔ اپنے موضوع پر یہ ایک معیاری اور کامیاب تحریر ہے۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

ذہنی اضطراب اور سکون کی راہ : ڈاکٹر علی اصغر چودھری۔ ناشر: اسلامک پبلی کیشنز، شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ صفحات: ۲۳۲۔ قیمت: ۳۶ روپے۔

یہ کتاب عملی نفسیات کے ایک اہم موضوع پر اسلامی اور مشرقی نقطہ نظر کو موثر اور مفید انداز میں پیش کرتی ہے۔ سکون کے حصول کے لیے کارنیگی بھی مذہب، بلکہ نام لے کر اسلام کی افادیت کو تسلیم کرتا ہے مگر کارنیگی کے نزدیک یہ محض درجنوں نسخوں میں سے ایک "نسخہ" ہے جسے ایک شخص "بوقت ضرورت" آزما سکتا ہے۔ لیکن کتاب زیر تبصرہ میں ڈاکٹر علی اصغر چودھری ایک مسلمان کا نقطہ نظر پیش کرتے ہیں جس کا بنیادی عقیدہ ہی خالق کائنات کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان ہے۔ کائنات کی اس اہم ترین حقیقت کو تسلیم کرنے کا لازمی اثر ایک مسلمان کی زندگی پر پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ وہ حقیقی سکون و مسرت کی تلاش میں نہ تو شتر بے مہار بنتا ہے، نہ "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی" کا قائل ہو کر ہر نئے فیشن کی اندھا دھند پیروی کرتا ہے، نہ منشیات کے اندھیروں میں ڈوبتا ہے اور نہ عقل انسانی کے ایجاد کردہ نت نئے اور بدلتے کارنیگی ٹائپ نسخوں پر انحصار کرتا ہے۔

مصنف کے نزدیک حقیقی سکون کا سرچشمہ خدا پر توکل، اس کی طرف رجوع، اس کے فیصلوں اور تقدیر پر راضی رہنا اور اپنی زبان (بلکہ ہو سکے تو دل اور اعضا کو بھی) ذکر الٰہی سے تر رکھنا ہے۔ ڈاکٹر صاحب طائف کے ایک ہسپتال میں بہت سے ایسے دماغی مریضوں کا قرآنی آیات کی تذکیر کے ذریعے کامیاب علاج کر چکے ہیں، جنھیں دوسرے ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے۔ (ص ۱۳۷)

مصنف نفسیاتی امراض کا حل تجویز کرتے وقت بظاہر مشرقی روایات، تصوف اور ذکر الٰہی پر کلیتاً انحصار کرتے ہیں۔ یہ واضح نہیں کہ وہ جدید نفسیات کے تجویز کردہ جائز اور مفید نسخوں کا بوقت ضرورت استعمال کرنے کے کس حد تک قائل ہیں؟ یہ کتاب عملی نفسیات کو "اسلامیانے" کی ایک اچھی کوشش بن سکتی ہے بشرطیکہ اس میں مشرقیت پر غیر ضروری انحصار کو ختم کیا جائے۔ مصنف بجا طور پر فرماتے ہیں کہ "اس (مغربی) سائنس نے جب سے طب کے میدان میں دخل دیا ہے، انسان کو فقط